مکالمہ

"ترویجِ مسیحیت کے لیے مکالمہ چرچ کے مشن کا ایک حصّہ ہے" —— پوپ جان پال دوم

"مسلمانوں سے تعلقات کے بارے میں فرانسکانی راہبوں کے بین الاقوامی کمیشن" نے چند ماہ پہلے ایک کانگرس کا اہتمام کیا تھا۔ ۲۶ اگست ۱۹۹۵ء کو پوپ جان پال دوم نے کانگرس کے شرکاء سے ملاقات کی۔ کانگرس میں غیر مسیحی برادریوں کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی تھی تاکہ کانگرس میں مسائل پر غور و فکر کا معیار بلند ہو۔ یورپ، ایشیا، مشرقِ وسطیٰ اور افریقہ کے ۳۸ ممالک کی نمائندگی تھی۔ پوپ جان پال دوم نے شرکائے کانگرس کو خوش آمدید کہتے ہوئے اور اُن کی خواہشِ ملاقات پر اظہارِ تشکر کرتے ہوئے اپنے خطاب کا آغاز کیا۔ اُنھوں نے یاد دلایا کہ کمیشن کا مقصد مسلمانوں کے درمیان فرانسکن موجودگی میں اضافہ کرنا ہے، نیز مسلمان معاشروں میں کام کرنے اور رہنے والے مسیحیوں کے مسائل کا سامنا کرنا ہے۔ دوسری باتوں کے ساتھ ساتھ پوپ جان پال دوم نے کہا کہ مسلمانوں کے ساتھ مکالمے میں فرانسکن شرکت کوئی نئی بات نہیں۔ یہ روایت سینٹ فرانس سے شروع ہوتی ہے جو مسلمان رہنما سلطان الکامل سے ملاقات کے لیے بہ نفسِ نفیس مصر گئے تھے۔ سینٹ فرانس نے مسلمانوں سے راہ و رسم بڑھانے کے لیے اپنے پیروکاروں کے لیے ہدایات یادگار چھوڑی ہیں۔ اسلام کے پیروکاروں کے ساتھ بین المذاہب مکالمہ جاری رکھ کر آپ لوگ اپنے سلسلے کی برکات قائم رکھے ہوئے ہیں۔ حالیہ برسوں میں فرانسکن برادری کی جانب سے نئے جذبے کے ساتھ بین المذاہب مکالمے میں شرکت دیکھ کر مجھے خوشی ہوئی ہے کیوں کہ ترویجِ مسیحیت کے لیے مکالمہ چرچ کے مشن کا ایک حصّہ ہے۔ (ہفت روزہ "دی کرسچن وائس" - کراچی، ۱۵ اکتوبر ۱۹۹۵ء)

افریقہ

سوڈان: آرچ بشپ آف کنٹربری کا دورہ

اکتوبر کے دوسرے ہفتے میں آرچ بشپ آف کنٹربری جنوبی سوڈان کے شہر "جُوبا" گئے تاکہ سوڈان کی مسیحی آبادی کے حالات کا جائزہ لیا جا سکے۔ واضح رہے کہ برطانوی دورِ استعمار میں "چرچ مشنری

سوسائٹی" کے مناّدوں نے جنوبی سوڈان کے بعض مظاہر پرستوں کو حلقۂ مسیحیت میں شامل کر لیا تھا۔

۱۸۹۸ء میں اُم درمان کے مقام پر برطانوی فوجوں نے مہدوی فوج کو شکست دی تھی۔ اِس کے بعد بھی مہدی کے پیروکار جگہ جگہ مزاحمت کرتے رہے، مگر اس میں پہلی جیسی قوت نہ تھی۔ مہدوی فوج کی شکست کے ایک سال بعد چرچ مشنری سوسائٹی کا مناّد سزی گوائن بائبل لیے سوڈان پہنچا تھا۔ دُنیا کے بعض دوسرے خطّوں کی طرح یہاں بھی مسیحیّت کی اشاعت میں ابتداًء احتیاط برتی گئی، تاکہ کہیں مقامی آبادی بغاوت پر آمادہ نہ ہو جائے، مگر سیاسی طور پر گرفت مضبوط کر لینے کے بعد نہ صرف نئے حکمرانوں نے مسیحیّت کی اشاعت پر سے پابندیاں ہٹادیں، بلکہ اپنی ذاتی حیثیت میں مسیحی مناّدوں کے دست و بازو بن گئے۔ ۱۹۴۵ء تک جنوبی سوڈان میں اتنی تعداد میں اینگلیکن مسیحی تھے کہ "سوڈان ڈایوسیس" کو "سوڈان - مصر ڈایوسیس" سے الگ کر دیا گیا تھا۔

ایشیا

بنگلہ دیش: "امن اور یک جہتی سب کے لیے"

سالِ رواں کے آغاز میں بنگلہ - جرمن فاؤنڈیشن کے جذبۂ خیر سگالی اور "انجمن برائے امن و ترقی" کے انتظام کے تحت سنتوش اسلامی یونیورسٹی - تنگیل میں "دُنیائے واحد کیمپ ۱۹۹۵ء" منعقد ہوا۔ اس کیمپ میں "مکتبہ عناویم پاکستان" کے جناب سلویسٹر گوہر نے شرکت کی۔ اُن کی رپورٹ کے مطابق کیمپ کے اختتام پر "امن اور یک جہتی سب کے لیے" کے زیرِ عنوان حسبِ ذیل اعلامیہ جاری کیا گیا تھا۔ واضح رہے کہ سنتوش اسلامی یونیورسٹی کے کرتا دھرتا معروف سیاسی رہنما عبدالحمید خان بھاشانی تھے۔

دُنیا کے ہم آٹھ ممالک (ارجنٹائن، بنگلہ دیش، پاکستان، جرمنی، جنوبی کوریا، فلپائن، نیپال اور نیدرلینڈز) [کے مندوب] ۲۱ جنوری سے ۷ فروری ۱۹۹۵ء تک سنتوش اسلامی یونیورسٹی تنگیل (بنگلہ دیش) میں اِس لیے باہم مل بیٹھے ہیں کہ دُنیا کے بارے میں ایک دوسرے کے خیالات سے آگاہی حاصل کریں۔ اگرچہ دُنیا کے مختلف ملکوں سے تعلق رکھنے کے باعث ہماری ثقافتی قدریں، روایات، مذاہب، عقائد اور پس منظر ایک دوسرے سے مختلف ہیں، تاہم یہاں دیہاتی منظر میں دُعا، کام کاج، کھیل کود اور اجتماعی مطالعے کے عمل سے ہم نے دوستی اور محبت کے جذبے کے ساتھ عالمی برادری کے طور پر رہنا سیکھا ہے۔ ہم نے محسوس کیا ہے کہ قدرتی اختلافات کے باوجود "دُنیائے واحد" بنالینا